

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ ۳ ؎

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۳ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۲

گلدستۂ اخبار

افسوس کہ بمبئی کمپنی نمبر ۸۳ کا لانس نائیک نند براؤ کے اسٹیشن پر ناگہاں فوت ہو گیا مفصل حال آئیندہ۔

جرمن کا ارادہ ہو کہ اسیران جنگ کو محاذ پر کام لگے۔

ہماری گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ اگر جرمن نے ایسا کیا تو فوراً مناسب عمل کیا جائیگا۔

آسٹریلیا کا ایک سرکاری نمائندہ ہندوستان آ رہا ہے تاکہ آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان تجارت کے سوال کی تحقیقات کرے۔

ہماری گورنمنٹ کا بحری بجٹ ۱۶-۱۹۱۵ء میں ۲۱۱۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔

فنلنڈ کی نیشنل پرنس فنلنڈ کے نئے گورنر سے بہت کچھ توقع رکھتی ہے۔

یہ نیا گورنر اہل فنلنڈ کے حقوق کا نہایت ہی سرگرم محافظ اور حامی ہے۔

فرانس میں بھی نئی وزارت قایم ہو گئی ہے۔

روس میں جو بدامنی پھیلی ہوئی جاتی رہی اب امن ہے۔

پریذیڈنٹ ولسن نے جہازوں کی فوری تعمیر کیلئے ۵۱۰۰۰۰۰ ڈالر منظور فرمایا ہے۔

درسگاہ فن جہازرانی میں سے امریکہ کے محکمہ جہاز رانی میں ۱۴۲ افسر داخل ہوگئے ہیں۔

افسوس ہے کہ گزشتہ ہفتے ڈیوک آف کناٹ اس جہان سے رحلت فرماگئیں۔

آپ کا جنازہ ۱۱ تاریخ کو ونڈسر کے سینٹ جارج چیپل میں ہوا۔ جنازہ میں مہاراجہ صاحب بیکانیر، سر رتاپ سنگھ اور راجہ صاحب رتلام بھی شریک تھے۔

امریکہ کے ریلوے اگریمنٹ کے مطابق مزدوروں کو ۸ گھنٹہ یومیہ کام کرنا پڑتا ہے اور وقت ٹائم کی اجرت اصل یومیہ اجرت سے کم از کم ۱½ روزانہ فی گھنٹہ ہے۔

مقام بصرہ پر اونگاؤں باکوبا و واقعہ میسوپوٹامیہ کے ایک حصہ پر انگریزی سپاہ کا قبضہ ہو گیا ہے۔

روس نے ترکوں کو مقام بانا کے چند ایک جنوبی مورچوں میں سے نکال دیا ہے۔ اب وہ مقام بیجاپور کیجانب واپس ہوتے جا رہے ہیں۔

ترکوں کا ارادہ ہے کہ اگر جرمن اجازت دے تو میسوپوٹامیہ میں سے اپنی فوجیں ہٹا کر حدود عثمانیہ کی حفاظت کیلئے سرحد پر لے آویں۔

میسوپوٹامیہ میں ۱۴ تاریخ کو مشہیدی پر انگریزی قبضہ ہو گیا ہے۔ یہ شہر بغداد سے ۲۰ میل شمال کی جانب کو بغداد ریلوے پر ایک سٹیشن ہے۔

ڈاکٹر متھرا سنگھ جو سازش لاہور کے تیسرے مقدمہ میں مجرم قرار دیا گیا تھا ۵ کی صبح کو سنٹرل جیل میں پھانسی دیگئی۔

جنگی قرضہ کی درخواستیں ۳۵۰۳۱۵۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی ہیں

تار برقیات

مغربی رزمگاہ

لنڈن ۱۶ مارچ - بے تار کی خبر رسانی کا ایک جرمن مراسلہ راوی ہے کہ ارّاس اور آئمس کے درمیانی قطع زمین کو جو ہم نے خالی کردیا ہے جس کی تیاری مدت سے کی گئی تھی - اور اُس کی تکمیل متذبذب متعاقب دشمن نے بلا خلل اندازی کے کی ہم نے اس خالی کئے ہوئے علاقہ میں تمام تجارتی مقامات کو جلا اور برباد کردیا اور باشندگان کے لئے صرف ۵ دن کی خوراک باقی رہنے دی -

لنڈن ۲۰ مارچ گزشتہ شب کا فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ دن کے وقت ہماری فوجیں دریائے سوم سے پرے اور چاؤنی واقعہ برلب دریائے آئیس سے پرے آگے بڑھ گئیں - ان دونوں مقاموں کے درمیان بہت سی جگہوں پر ہمارا قبضہ ہے - ہمارے رسالہ نے ہام سے کئی کیلومیٹر شمال کیجانب جنگ کرکے ایک محافظت کے مقام پر قبضہ کرلیا - جو سینٹ کوئنٹن کیجانب ہے - اس موقعہ پر ہم ۵ ۲ کیلومیٹر آگے بڑھ گئے ہمارے دستے چاؤنی سے جنوب کی طرف آدھی سائین خطرناک ہوگئے ہیں - کروئی کے شمال مشرق کیطرف ہماری فوجیں آدگیا سڑک کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ گئی ہے -

اس روز ہم نے تقریباً ۴۰ گاؤں کو آزاد کروالیا - دشمن نے وہاں سے پیچھے ہٹتے ہٹتے اس علاقہ کو برباد کردیا - سارے پھلدار درخت کاٹ ڈالے اور جڑ سے اکھاڑ ڈالے - سڑکیں اور پُل برباد اور مسمار کرگئے اور بہت سے گاؤں کو جلاکر خاک کرڈالا - بے خانمان اور فاقہ کش لوگوں کی پرورش فرانسیسی کررہے ہیں -

شامپین میں سخت گولہ باری ہورہی ہے - ہم نے میوز کے بائیں کنارے کی تمام خندقیں جن میں کہ دشمن گھس آیا تھا واپس لے لیں - لڑائی بدستور جاری ہے -

لنڈن ۲۰ مارچ - سر ڈگلس ہیگ گزشتہ شب کو رپورٹ دیتا ہے کہ تعاقب جاری ہے - ہمارے رسالہ اور ہراول کی فوجوں نے دشمن کی عقب کی فوجوں کو بھگا دیا - دو سو مربع میل عرض تک کی زمین ہم نے لی ہے - چالیس اور گاؤں لے لئے گئے ہیں - ہماری لوٹ اور پیرس کی مضافات کی خندقوں پر دشمن نے یورش کی اور صرف چند ایک انگریزی آدمی گم ہیں - ہمارے ہوائی جہازوں نے پلٹن کے ساتھ ہوکر جنگ کی اور بہت سے کارہائے نمایاں کئے -

روسی بدامنی

لنڈن ۱۹ مارچ - پیٹروگراڈ - گورنمنٹ روس نے سوائے فوجی مخالفت کے تمام مخالفتوں کو دبا دیا ہے فنون اور علم ادب کی ایک کمیٹی بصدارت میکسم گورکی قایم ہوئی ہے - تاکہ محلات اور فنون کی ملوکات کی محافظت کرے -

لنڈن ۱۵ جنوری - آج مسٹر ایسکوتھ نے سوال کرنے پر مسٹر لائڈ جارج نے کہا اس میں ناگہاں واقعات کی وجہ سے یہ کہنا مشکل ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کونسا خاص واقعہ قابل یقین ہے پھر ان کے درمیان پراوِنشل گورنمنٹ کی قائمی کے بڑے بڑے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا جہاں تک ہماری واقفیت کی رسائی ہے نئی گورنمنٹ کی قریباً تمام ملک نے اور فوج اور محکمہ جہازرانی نے تائید کی ہے -

اشتہار

ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ میں نے ۲۶ جنوری کے اخبار میں کیلاش یاترا کے متعلق کچھ لکھا تھا تاکہ مارچ کے آخر تک اُن صاحبان کو تیاری کیلئے کافی وقت ملجاوے جو وہاں جانا چاہتے ہیں - اب دوبارہ ان صاحبان کی خدمت میں پھر اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کیلاش پربت جانا چاہتے ہیں تو یکم اپریل تک ڈیرہ دون آجائیں - کیونکہ میں بموجب اشتہار ۲۶ جنوری کے اپریل کے شروع میں پہاڑوں کا دورہ شروع کرونگا - اور سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں تو یکم اپریل تک معرفت پادری ای - ای نائیف صاحب ڈیرہ دون کے پتہ پر تحریر فرمایئے اور پھر اسکے بعد لکھنے کی تکلیف نہ فرماویں - کیونکہ مجھے ایسے جنگلوں اور گاؤں میں سے ہوتے ہوئے جانا پڑیگا جہاں خط وغیرہ ملنے اور بھیجنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس وقت مہربانی کرکے اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے میری امداد فرماتے رہیں - اور اپنے دوستوں کے خطوط کے جواب میں جنہوں نے دو تین کسی سادھو کی بابت دریافت کیا ہے یہ لکھنا چاہتا ہوں سوائے سائیں حکیب اور میرزا امیر حسن صاحب کے اور کسی سے بالکل واقف نہیں ہوں آپ اُن سے ہوشیار ہیں اگر کوئی یہ کہکر مدد مانگے کہ میں سندر سنگھ کا ساتھی یا شاگرد ہوں تو سمجھئے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ میرا کوئی ساتھی یا شاگرد نہیں ہے - ہم سب فقط





ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستانی مسیحی قومی کلیسیا

ہندوستانی کلیسیا کے سامنے آجکل ہندوستانی قومی کلیسیا کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور ہر پہلو سے اُس پر غور و فکر کیا جارہا ہے۔ اِس بات کا احساس اور ضرورت ہندوستانی کلیسیا کو محسوس ہورہی ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسی کلیسیا ہو جو سلف سپورٹنگ۔ سلف گورننگ۔ سلف پروپگیٹنگ۔ اور سلف اکسپرسنگ ہو۔ یعنی وہ مالی۔ انتظامی۔ تعلیمی اور بشارتی نقطۂ خیال سے بالکل آزاد ہو۔ اسی تحریک سے متعلق مشرقی اور مغربی مسیح کی بحث بھی جاری ہے۔ جو نہ صرف ان کالموں میں ناظرین کی نظر سے گذرتی رہی بلکہ ہندی مسیح کے نامی کتاب اور دیگر اسی قسم کی اور کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ آئندہ پرچہ میں ہم پادری آر۔ ایم واعظ صاحب کا مضمون معنون "مشرق کا مسیح اور مغربی مسیحیت" ناظرین کے مطالعہ اور غور کے لئے درج کرینگے جس میں صفائی سے مگر مختصر طور پر مسیحیت کا خاکہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے۔ بے شک سچ تلخ ہوتا ہے۔ لیکن سچ کو تلخ سمجھ کر چھوڑنا یا اُس سے بے اعتنائی کرنا بھی درست نہیں ہے۔ بیشک قومی کلیسیا کی ازحد ضرورت ہے مگر جب تک ہندوستانی کلیسیا ہر پہلو سے تیار نہ ہو۔ تب تک بشارت انجیل کا بار بھی وہ نہیں اُٹھا سکتی۔ جو ہمارا اعلےٰ فرض ہے اور مدعا ہے جب ہندوستانی کلیسیا ہی نہیں تو وہ بشارت کی ذمہ وار کیسی؟ اُس کا تو وجود ہی نہیں لہٰذا نام بھی نہیں اور نہ ہی کام۔ فارن مشنوں کا وجود ہے۔ نام ہے اور کام بھی ہے۔ شاید کوئی کہے کہ این ایم ایس تو ہندوستانی نیشنل مشنری سوسائٹی ہے لیکن وہ بھی تو صرف نام ہی کی ہے۔ جب قومی کلیسیا ہی نہیں تو قومی مشنری سوسائٹی کیسے ہوسکتی ہے۔ وہ تو تمام مشنوں کے کارندوں کے روپیہ سے تمام مشنوں کی تعلیم و تقریر یافتہ کارندوں سے تمام مشنوں کے عقاید رکھتی ہوئی۔ اُن کے انتظام کے ماتحت کام کررہی ہے۔ وہ اصل پوچھو تو تمام مشنوں کی بھی نہیں ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ صرف سی۔ ایم۔ ایس اور پریسبٹیرین کارندوں اور عقیدوں والوں سے چل رہی ہے۔ انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی بھی تاحال کہلا نہیں سکتی۔ الغرض قومی امور تو سارے کے سارے این ایم ایس کو اپنے ذمہ لینے اور عمدہ انتظام کے ساتھ چلانے چاہیئے تھے مگر وہ اِن تمام باتوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ تھلگ رکھتے ہوئے ہے۔ این۔ ایم۔ ایس کو قومی امور کی جانب توجہ کرنا ضروری ہے۔

ذات پات کا امتیاز

جو باتیں ہندوستانی مسیحی کلیسیا کے لئے مضر بلکہ مہلک ہیں اُن میں سے ذات پات کا امتیاز ایک ہے۔ جس کی لہر ہندوستانی مسیحی کلیسیا میں آجکل بڑے زور سے چل رہی ہے۔ یہ رو مسیحی مذہب کے سراسر خلاف ہے اس حقیقت سے کلیسیا کا ہر ایک ممبر کماحقہٗ واقف ہے۔ بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک۔ اس کی خرابی سے بخوبی آگاہ ہے۔ اِس کی خرابی اور نقصان سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ مگر سوال لازم آتا ہے کہ جب حالت یہ ہے تو پھر ذات پات پر کیوں کلیسیا میں ایسا امتیاز بزور قائم کیا جاتا ہے؟ یہ ایک اصول ہے۔ کارن کے بغیر کاریہ نہیں ہوسکتا۔ پس وہ کارن کیا ہے جس کی وجہ سے یہ غلط اصول دیدہ و دانستہ زیرعمل لایا جاتا ہے؟ جہاں تک تجربہ اور مشاہدہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہی معلوم پڑتا ہے کہ ذات پات کی قدر ہندوستان کی کلیساؤں میں فروو ہوتی ہے۔ کام اور لیاقت کا لحاظ بہت کم اور ذات کا لحاظ بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی مسیحی جب یہ دیکھتے ہیں تو اِس پالیسی کی طرف اُن کو مجبوراً مائل ہونا پڑتا ہے۔ جو لوگ ہندوؤں یا مسلمانوں میں سے مسیحی ہوتے ہیں۔ اُن کی قدر افزائی ان مسیحیوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ جو ادنیٰ ذاتوں میں سے مسیحی ہوتے ہیں۔ اول الذکر تو میں سے اگر مسیحی ہوں اور اُن پر کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت آپڑے تو اُن کی امداد و حمایت جی و جان سے تن من دھن سے ہوتی ہے۔ لیکن اگر موخرالذکر میں سے کوئی ہو اور وہ کبھی اِسی قسم کی تکلیف و مصیبت کا شکار ہوجائے تو اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا نہیں جاتا۔ ایک کی عزت افزائی اور دوسرے کی طرف سے بے اعتنائی ہندوستانی مسیحی کلیسیا کا عام شیوہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ دراصل ادنیٰ ذاتوں میں سے ہوتے ہیں اُن کو یا تو اپنی ذات چھپانا پڑتی ہے۔ یا جھوٹ بولکر اپنے سے اوپر کی ذات کا بتانا پڑتا ہے۔ یا جنہوں نے پولس کے اِس قول کو مدنظر رکھا کہ "وہاں نہ یونانی رہا نہ یہودی۔ نہ ختنہ نہ نامختونی۔ نہ وحشی نہ

سکوئی۔ نہ غلام نہ آزاد۔ صرف مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔ اپنے ذات کے نام یا فخر کو مسیح کی خاطر کوڑا سمجھ کر پھینک دیا ہے۔ اُن کو ازسرنو اس ذات اور نام کو سربسر کرنا پڑتا ہے۔ یہ کام اُن کا خوشی سے نہیں بلکہ مجبوراً ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس

نیٹو اور ہندوستانی

کوکب ہند مورخہ ۹ مارچ میں ایڈیٹر صاحب کے قلم سے لفظ نیٹو پر ایک نہایت عمدہ اور قابل غور نوٹ شایع ہوا ہے۔ جس کو ہم بجنسہٖ ان کے الفاظ میں درج اور اُس کی تائید بزور کرتے ہیں۔ جو صاحبان ہم ہندوستانیوں کے حق میں یہ لفظ استعمال کرتے اور اپنی نسبت اس کے استعمال سے انکار یا احتراز کرتے اور نفرت دکھاتے ہیں وہ اس پر ضرور غور و فکر کریں۔ وھوھذا

لفظ نیٹو جو ہم ہندوستانیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ درست اور موزوں ہے۔ لیکن اس کے استعمال کرنے والے بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ لفظ خود اُن پر بھی عاید ہو سکتا ہے۔ نیٹو کے معنی کسی ملک کا اصلی باشندہ ہے۔ امریکہ یا انگلستان کے لوگ اپنے وطن کے نیٹو ہیں۔ لیکن طرفہ ماجرہ یہ ہے کہ اگر ان کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو ہماری غلطی درست کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ انگلشمین یا امریکنیس ہیں۔ مگر ہند (انڈیا) کے باشندے انڈینیس نہیں۔ بلکہ نیٹوز ہیں۔ کیا خوب۔ ہم میں سے کوئی نیٹو کہلانے سے شرماتا نہیں۔ لیکن بعض ولایتی اور آدھے ولایتی صاحبان کے تحقیر آمیز استعمال پر ہم خاص اعتراض کرتے ہیں۔ انڈیا کے باشندے انڈینیس ہیں نہ کہ نیٹو۔ میری رائے تو یہ ہے کہ بعض مسیحی جو اپنی قومیت سے شرم کھا کر انکار کرتے ہیں وہ اسی تحقیر آمیز لفظ اور برتاؤ کا نتیجہ ہے۔ اور جو اس استعمال کے عادی ہیں اُس کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اگرچہ ملبوسے اور لباس کی قدر کم اور ذاتی لیاقت اور خوبی کی قدر زیادہ ہو تو نتیجہ کچھ اور ہی ہوگا میرے کہنے پر کیا ہے؟ آزمائے جس کا جی چاہے۔

مسیحی نوجوانوں کی کمپنی

پادری واعظ صاحب منٹگمری والہ سے لکھتے ہیں کہ اس سے پیشتر مسیحی جوانوں کی ایک کمپنی قریب دوسو جوانوں کی میسوپوٹامیہ کو جاچکی ہے۔ اب دوسری کمپنی برہما سے بصرہ جانے کو روانہ ہوگئی ہے۔ یہ کمپنی پلٹن نمبر ۲۳ کے ہمراہ سیالکوٹ سے ۵ مارچ کو روانہ ہوئی۔ اس کمپنی کے جوانوں کو ۱۰ دن کی رخصت اپنے عزیز و اقربا سے ملنے کو حاصل ہوئی۔ یہ جوان اپنے گھروں کو آئے۔ ہر جگہ اُن کی اچھی طرح آؤ بھگت ہوئی۔ منٹگمری والہ میں بھی چند جوان آئے۔ جہاں کلیسیا کی طرف سے اُن کی ہر طرح عزت افزائی کی گئی۔ پرتکلف ضیافت دی۔ گرجا میں اُن کے لئے دعائیں کی گئیں۔ عشاء ربانی دی گئی۔ دعاؤں کے ساتھ پندرہ تاریخ کی شام کو گرجا سے وداع کئے گئے۔ اور خداوند کو سونپے گئے۔ درخواست ہے کہ تمام مسیحی اپنی اپنی دعاؤں میں اُن کو یاد کریں۔ کہ فتح اور صلح کا سہرہ اُن کے سر پر خداوند کی طرف سے بندھایا جاوے۔ کہ عزت اور جلال خداوند کو اور کلیسیا کو رہے۔ یہ جوان سلامتی سے فتح کے جھنڈے لہراتے ہوئے جلدی گھروں کو واپس آئیں۔ اس موقعہ پر بھی ۲۰۰ جوان گئے ہیں۔

فی امان المسیح

مس کیمبل صاحبہ کی بابت غلط افواہ

پالم پور ضلع کانگڑہ سے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ قریباً دو ہفتے گذرے کہ ایک شریف موٹر ڈرائیور پٹھانکوٹ سے کانگڑہ کو جارہا تھا۔ وہ یہاں کسی دوست سے ملاقی ہوا۔ اُس نے افسوس سے اُس دوست سے کہا کہ مس کیمبل صاحبہ کی بابت کسی لڑکے سے معلوم ہوا ہے کہ اُن کا ماتم ہو رہا ہے کیونکہ اُن کی نسبت تار آیا ہے کہ وہ ڈوب گئیں ہیں۔ بندہ بھی یہ سنتا ہی حیران ہو گیا۔ یہ افواہ پالم پور میں عام ہو گئی۔ لیکن شکر خدا باپ کا کہ جس نے بذریعہ نور افشاں مطبوعہ ۹ مارچ اطمینان اور فرحت عنایت فرمائی جس میں اُن کے الوداعی پیغام کو پڑھ کر بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ ہماری دعا ہے کہ وہ صحیح و سلامت اپنے وطن کو پہنچیں اور پھر اگر خدا کی مرضی ہو تو خیر و عافیت کے ساتھ پنجاب میں واپس آئیں۔

لودیانہ میں آتشزدگیاں

افسوس کا مقام ہے کہ آجکل لودیانہ شہر میں آتشزدگی کی وارداتیں وقوع میں آرہی ہیں چنانچہ ۱۸ سے ۲۰ مارچ تک تین آتشزدگیاں ہو چکی ہیں۔ ایک ۱۸ مارچ کو کمپنی باغ کے ایک چرس خانہ میں واقعہ گزرا ہے کہ تین اشخاص چرس اور شراب پی کر رات کے وقت وہاں سو رہے تھے کہ سامنے کے چھپر میں آگ لگی اور رفتہ رفتہ گھر میں لگ گئی۔ ان مدہوشوں کو اسی وقت خبر ہوئی جبکہ خود کباب ہونے لگے۔ نشہ وشہ سب اتر گیا۔ یہ تینوں اشخاص چلاتے ہوئے باہر کو بھاگے۔ اُسی وقت

اُن کو ہسپتال پہونچایا گیا۔ دو آدمی تو وہاں پہونچتے ہی راہی ملکِ عدم ہوگئے۔ مگر تیسرا تا حال زیرِ علاج ہے۔ پولیس اور شہر کے لوگوں نے بڑی محنت سے آگ بجھادی ورنہ اور مکانات میں بھی آگ لگ جاتی۔ اسی طرح دوسرے دن لکڑمنڈی میں بھی آگ لگی۔ اور پھر ۱۲ تاریخ کو مشن اسکول کے احاطہ میں ایک توڑی کی دوکان میں جو چھپر کی بنی ہوئی تھی آگ لگ گئی۔ پاس ہی ایک جیل کی لکڑیوں کی دوکان تھی اُس کا سامان جلکر بھی خاک سیاہ ہوگیا۔ تمام اہلِ شہر اکٹھے اور پانی بجھانے کے تین واٹر پمپ حاضر ہوگئے۔ سب نے امداد دے اور محنت کرکے آگ بجھادی۔ اور اپنی ہمدردی اور خیرخواہی کا ثبوت دیا۔ ہم نے اس موقعہ پر اکثروں کو یہ کہتے سنا کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ واقعی دکھ پاپوں کا مول ہے۔

ایک پشت کے بعد اُمید برآئی

ہندوستان ایک مدت سے آواز بلند کر رہا تھا کہ ملک کی حفاظت کے لئے ہندوستانیوں کی ایک والنٹیر فوج قایم ہونا چاہئے۔ انگریزی اخبارات میں یہ خبر دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ ملک میں اب عام سلسلہ والنٹیری کا جاری ہوگا۔ پہلے تو والنٹیر بننے کے لئے ہندوستانی مسیحیوں کو اپنے نسب اور خاندان کو گنوا کر اینگلو انڈین بننا پڑتا تھا۔ مگر اب یہ قید نہیں رہی۔ ہر ایک ہندوستانی مسیحی والنٹیر بن سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اُس کے ہندوستانی رہ سکتا ہے۔ ہندو مسلمان بھی والنٹیر بن سکتے ہیں۔ اِس امر کی خوشی اور مستعدی میں جا بجا جلسے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں مسز اینی بسینٹ نے مدراس میں زیرِ صدارت سر شری سوامی آئر ایک شاندار جلسہ فراہم کیا اور کئی مفید رزولیوشن پاس ہوئے۔ مثلاً صوبہ مدراس کے لوگوں کو ہندوستان کی حفاظتی فوج میں بھرتی ہونا چاہئے دوسرا رزولیوشن یہ ہے کہ اِس بات پر اظہارِ مسرت کیا جائے کہ ہندوستانیوں کے لئے فوج میں اعلےٰ عہدوں کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ تیسرے یہ کہ مدراس یونیورسٹی کو ترغیب دیجائے کہ یونیورسٹی کی ایک فوج تیار ہو۔ اس کے بعد مشتہر کیا گیا کہ تاحال عنقریب ۲۰۰ بھرتی ہو چکے ہیں۔

جنگی قرضہ

انڈیا کی وفاداری کا یہ بین ثبوت ہے کہ اُس نے موجودہ جنگ میں جان و مال سے توقعہ سے بھی زیادہ امداد دی اور تاحال دے رہا ہے۔ اب اس وفاداری کے اظہار کا ایک اور موقعہ آیا ہے جس میں ہمیں ہمارے ہندوستانی بھائیوں کو پورا حصّہ لینا چاہئیے۔ ہندو مسلمان تو جو کرتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور جو کچھ مسیحیوں نے کیا وہ بھی پوشیدہ نہیں۔ ہم اِس وقت اِس امر کی جانب صرف اپنے ہندوستانی مسیحی بھائیوں کو راغب کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہموطن اور ہمقوم ہندو مسلمان بھائیوں کے دوش بدوش ملکر کام کریں۔ گورنمنٹ نے جو ڈیڑھ ارب روپیہ جنگی امداد کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اُس کا بڑا حصّہ قرضوں سے فراہم کیا جائے گا۔ اس مدعا کو مدِنظر رکھ کر تمام بڑے بڑے شہروں میں جلسے ہو رہے ہیں۔ خود دارالسلطنت پنجاب میں حضور لاٹ صاحب کی زیرِ صدارت ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں بڑے بڑے رئوسا لاہور نے قرضے خریدے اسی طرح اور جگہ کے متمول اور بارسوخ اصحاب دھڑا دھڑ قرضے خرید رہے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ ایک نہایت ضروری امر ہے کہ ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائی بھی اپنے اپنے عام جلسے فراہم کرکے جن میں وہ ہندو مسلمان بھی شریک ہوں متفرق جگہوں میں جلسے کرکے قرضے خریدیں۔ بخصوصاً آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے اور اُن کی شاخیں۔ بڑی کلیسیاؤں کے پاسٹر صاحبان اور دیگر متمول ہندوستانی مسیحی برادران بھی اِس امرِ اہم کی جانب فوری توجہ دیں تو ایک پنتھ دو کاج کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ سرکار کو قرضہ دینے میں ایک تو روپیہ کی پوری پوری حفاظت اور نفع دوسرا اظہارِ وفاداری کا اعلیٰ ذریعہ تیسرے اپنے بادشاہ کی خدمت اور عزت اور چوتھے پولٹیکل معاملات میں امتیازی نمائندگی ہے۔ ہندوستانی مسیحی پولٹیکل حقوق تو مانگتے ہیں۔ مگر کیا وہ ہر پولٹیکل ضروری اور مناسب تحریک میں حصّہ بھی لیتے ہیں؟ خداوند مسیح کا یہ فرمان کیا مذہبی اور کیا پولٹیکل ہر دو طور پر کیسا موزوں اور پُرمعنی ہے کہ "دیا کرو تمہیں بھی دیا جائیگا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کرکے تمہارے پلے میں ڈالینگے۔ کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا۔"

اب ہماری اُمیدیں بر آئینگی

بعنوان صدر سر رام سنگھ ایڈیٹنگ بٹالہ ضلع گورداسپور سے رقمطراز ہے کہ مدت ہوئی۔ بٹالہ میں میونسپل کمیٹی

کے پریزیڈنٹ پادری وایٹ برخیٹ تھے۔ اُن کے عہد میں شہر کی صفائی اور انتظام قابل قدر تھا اب پھر خوش قسمتی سے ایک مشنری صاحب پادری آر الیف جونس صاحب پرنسپل برینگ ہائی سکول بٹالہ میونسپل کمیٹی کے پریزیڈنٹ منتخب ہوگئے ہیں۔ اس انتخاب سے تمام اہل شہر خوش ہیں۔ کیونکہ آپ فرشتہ صورت اور نیک سیرت۔ ہمدرد اور ملنسار ہیں۔ آپ کی ذات سے ہم کو پوری پوری اُمید ہے۔ کہ شہر کی صفائی تو بالضرور اچھی ہوگی۔ لیکن بڑا تالاب جو برینگ ہائی سکول کی شان کو دوبالا کرنیوالا ہے۔ وہ سوکھ گیا ہے۔ اور بڑا اُجڑا ہوا معلوم پڑتا ہے۔ اس سبب سے شہر کو نہایت مصیبت اور تکلیف ہو رہی ہے۔ خاصکر غربا کے لئے تو وہاں کپڑے دھونے کا موقعہ ہی جاتا رہا۔ اس لئے وہ بہت دکھی ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ پادری صاحب اس کو پانی سے بھرا دینے کا کوئی نہ کوئی انتظام بالضرور اور جلدی کرینگے۔

ہندوستانی مسیحیوں کی بھرتی کا جلسہ

ماہ حال کی ۲ تاریخ کو رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائیٹیز کے آفس بمقام راے پتھ میں ۶ بجے شام کو بصدارت دیوان بہادر۔ ایل۔ ڈی۔ سوامی کنّو پلّے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحیوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ فراہم ہوا جس میں باتفاق راے یہ تجویز پاس ہوئی کہ ۵ ماہ رواں کو ویسلی کالج ہال راے پتھ میں انڈین ڈیفنس فورس میں ہندوستانی مسیحیوں کو بھرتی کرنے کی غرض سے ہندوستانی مسیحیوں کی ایک ماس میٹنگ فراہم ہو۔ اس میٹنگ کی ابتدائی کارروائیوں کے لئے ایک مختصر سی کمیٹی مقرر ہوئی۔ (کرسچن ہیرلڈ)

مغرب میں ہماری فتح

آجکل چند یوم سے جو فتح ہماری سرکار کو میسوپوٹامیہ اور مغربی رزمگاہ میں ہو رہی ہے۔ اس کے لئے اُس **سلطان السلاطین** کا شکر ہو اور اُس سے یہی دعا ہے کہ آخرش راستی کی فتح ہو تازہ خبروں سے واضح ہوا ہے۔ کہ شہر بغداد ہماری سرکار نے فتح کر لیا ہے۔ اُس کے علاوہ دریاے سوم کے جنوب کی طرف ۶ میل کے محاذ پر دشمن کے مورچوں میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور فرینس۔ ہورگنی۔ ورمس۔ کاربونل۔ بارلکس۔ ایسٹر یچیمی۔ اور لامیسونٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ دریا کے شمال کی جانب بایوم کے علاوہ لیبزانسلائے۔ بیف جیلرس۔ ہنکورٹ۔ اسٹیٹ سے گراندٹ۔ اسٹیمٹ لے متبیٹ المیزویل۔ بورکوے اور ایسارٹس گاؤں اور نیز اس گاؤں سے شمال کی جانب ۱۵۰۰ گز گسوے زم پر قبضہ کر لیا ہے۔ موئچی اور مائیس کے مغربی اور شمال مغربی مورچے بھی لے لئے اور اس کے مغرب اور جنوب کی سمت ہم نے کامیاب پیشقدمیاں کیں۔ ہمارے آٹھ ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۱۶ ہوائی جہازوں سے مقابلہ کیا۔ اور ۲۰ منٹ کے اندر اندر اُس جتھے کو توڑ ڈالا۔ جرمن کی دو مشینیں ہلاک کر دیں اور دو کو نقصان پہونچا کر نیچے اُتار دیا۔ ہمارے تمام ہوائی جہاز بسلامت واپس آئے۔ بعد کی خبر ہے کہ ہماری فوجیں پیرون میں داخل ہوگئیں ہیں نیسل اور چاولنس لے لیا۔ چاولنس سے مقامات اور اس کے ۴۵ میل کے محاذ پر زیادہ سے زیادہ دس کے عمیق میں ۴۸ گھنٹونکے اندر ہم آگے بڑھگئے۔ ہم ۲۰ گاؤں میں بھی داخل ہوگئے۔

ایک بزرگ پادری صاحب کی وفات

جموں سے پادری یعقوب مسیح صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان اور پنجاب کے بہت سے احباب بزرگ پادری صاحب ایف۔ ایچ۔ ٹی۔ ہاپر صاحب سے واقف ہونگے۔ آپکی وفات کی خبر اختصاراً درج کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو بمقام برائٹن واقعہ انگلستان اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ ہندوستان میں ۱۸۵۳ء کے آغاز میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت ملک میں ایک انجیل نہ تھی۔ یہ بزرگ مرحوم بکسر۔ غازیپور اور فیض آباد میں بشارت انجیل دیتے رہے۔ بعدازاں اپنی زندگی کا بڑا حصہ رڑکی ضلع سہارنپور میں گذار دیا۔ شہر کے علاوہ قرب وجوار کے دیہات میں تبلیغ مسیحیت میں مصروف رہے۔ قریباً ۲۸ سال ہوئے کہ اُنہوں نے خاص جموں میں ایس پی جی مشن کی بنیاد ڈالی۔ اور جموں کے بازاروں میں کام کرنا شروع کیا۔ تب سے مسیحی مناد آزادگی کے ساتھ سر بازار کلام سنا رہے ہیں۔ آپ ہی کی کوشش سے سری حضور مہاراجہ صاحب نے مسیحیوں کے لئے جموں میں گورستان بنوا دیا۔ اگرچہ مشن نے آپ کو باعث ضعیفی عمر کے ۱۹۰۵ء میں مشن کے کام سے سبکدوش فرما دیا تھا تاہم "تا دم آخری بذریعہ تحریر ہندوستان میں ہزارہا آدمیوں کو مسیح کے فیض عام سے فیض پہونچاتے رہے۔ آپ اگرچہ یورپین تھے۔ تاہم ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ از حد راہ ورسم رکھتے تھے بڑے شریف مزاج اور سرگرم کارندے تھے۔





مختون اور نامختون

گذشتہ سے پیوستہ

شاؤل ترسوسی کلیسیا کی تواریخ کی اِس منزل پر ایک نیا شخص وارد ہوتا ہے۔ جو انہیں مہمات کے حل کرنے کے لئے برپا کیا گیا تھا۔ استفنس کی چادر اُس کے ستانے والے شاؤل ترسوسی پر پڑی ہی وہ قوموں کو مسیح کی خوشخبری دینے کے لئے بلایا گیا وہ عبرانیوں کا عبرانی تھا۔ اپنے زمانے کے سب سے مشہور ربّی کے قدموں پاس موسوی شریعت میں مہارت حاصل کئے ہوئے تھا۔ وہ جس شہر کا باشندہ تھا یونانی تعلیم اور حکمت میں کوئی بھی شہر اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ادھر وہ رومی ہونے کا حق بھی رکھتا تھا۔ سو جس بڑے کام کے لئے وہ بلایا گیا اُس کی قابلیت اور اوصاف سب اُس شخص میں آکر پیوستہ ہو گئے تھے۔

اس کے رجوع لانے کے وقت سے لیکر اس وقت تک فقط دو مقاموں پر اس کی خدمت کا ذکر ہے۔ ایک تو دمشق کے عبادتخانہ میں اعمال ۹: ۲۰-۲۲ دوسرا یروشلم میں یونانی مائل یہودیوں کے درمیان اعمال ۹: ۲۹ لیکن اب وہ وقت آپہونچا جب اُس کو اپنی وسیع خدمت میں داخل ہونا تھا جس کے لئے وہ خاص طور سے تیار کیا گیا تھا۔ پس برنباؔ اُس کی تلاش میں ترسس کو چلا گیا۔ اور جب وہ ملا تو اُسے انطاکیہ (اعمال ۱۱: ۲۶) میں لایا۔

مادری کلیسیا میں انقلاب ادھر یروشلم کی مادری کلیسیا میں بڑا انقلاب واقعہ ہوا جس سے اِس بڑے کام کے واسطے شاؤل کی راہ صاف ہو گئی اور غیر یہودی کلیسیا کو آزادی سے سرانجام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس امر میں دو خاص باتیں غور طلب ہیں۔

اولاً۔ رسولوں کا یروشلم سے نکلجانا اُس ایذا رسانی سے جو استفنس کے شہید ہوتے وقت کلیسیا پر آپڑی تھی رسولوں کے سوا سب لوگ پراگندہ ہو گئے تھے جس سے غیر یہودی کلیسیا کی نبیاد پڑی۔ جب زبدی کا بیٹا یعقوب شہید ہوا (اعمال ۱۲: ۲) تو رسول بھی یروشلم سے نکل گئے۔ روایت ہے کہ خداوند نے اُن کو حکم دیا تھا کہ وہ بارہ برس تک یروشلم میں ٹھہریں اب وہ زمانہ پورا ہو چکا سو رسول مادری کلیسیا کو خداوند کے بھائی یعقوب کے اور پرسبٹری یا بزرگوں کی جماعت کے سپرد کرکے وہاں سے نکل گئے۔ اور مختلف ممالک میں خدمت کرنے لگے (گو اعمال کی کتاب میں اُن خدمات کا بیان نہیں) اُن کے یروشلم سے نکلجانے سے مادری کلیسیا بہت کمزور ہو گئی وہ ایک قوم کی مادری کلیسیا تو بنی رہی۔ پر حقیقت میں دنیا کی مادری کلیسیا کے عہدے سے گرگئی *

دوئم۔ کال قریباً انہی دنوں میں ایک سخت کال ملک فلسطین کو تباہ کر رہا تھا جس سے وہاں کے مسیحی بھی سخت مفلسی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ انطاکیہ کے مسیحیوں نے اُن کی مدد کے لئے برنبا اور شاؤل کے ہاتھ چندہ بھیجا۔ اس خیرات کے کام سے غیر یہودی مسیحیوں کی قدر و منزلت بہت بڑھ گئی۔ ادھر یہودی مسیحی جو ان کے محتاج ہوئے۔ اپنے اونچے آنے سے گر گئے۔ اُن میں بہتیرے ایسے لوگ ہونگے جو اپنی یہودیت کے فخر میں نامختون مسیحیوں سے کچھ واسطہ رکھنا پسند نہ کرتے تھے (اعمال ۱۱: ۲-۳) سو اگر اب تو ان پر لاچاری آگئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ برسوں تک یہ کال لگاتار جاری رہا یا بار بار اُس ملک پر حملہ کرتا رہا۔ اور غیر یہودی مسیحی بھی بار بار یہودی مسیحیوں کو امداد پہونچاتے رہے اسی طرح یہودی مسیحی غیر یہودی مسیحیوں کی احسانمندی کی تحت میں آگئے۔

انطاکیہ میں مشنری مرکز جب مادری کلیسیا ان مصیبتوں میں سے گذر رہی تھی تو ادھر انطاکیہ میں خدا کا روح کلیسیا کو ابھارتا تھا کہ قوموں میں مشنری بھیج دیئے۔ چنانچہ اُنہوں نے اس عظیم الشان کام کے واسطے برنبا اور شاؤل کو مخصوص کیا۔ اب اس طرح بشارت انجیل غیر یہودی کلیسیا کے ذریعے سے غیر یہودی قوموں کے لئے فتوحات کی نئی منزل کو پہونچ گئی۔ اب بشارتی خدمت کا مرکز یروشلم سے انطاکیہ کو بدل گیا۔ اور کلیسیا کی سیری مختونوں کے رسول سے نامختونوں کے رسول کو حاصل ہوئی۔

پہلا مشنری سفر اور غیر یہودی پولوس اور برنبا اپنے پہلے مشنری سفر کو نکلے اگرچہ اُنہوں نے ہر کہیں پہلے یہودیوں ہی کو ترجیح دی۔ تاہم اُن کی مشن خاص طور سے غیر یہودیوں ہی کے لئے تھی۔ چنانچہ یہودیوں نے خود اُن کا پیغام رد کرکے غیر یہودیوں کے لئے انجیل کا دروازہ کشادہ کیا۔ اُن کے پہلے ہی کھیت کپرس میں یہودی بریسوع انجیل کا

متقابلہ کرتا ۔ پر غیر یہودی سرگیس پولوس ایمان لاتا ہے ۔ پسدیہ انطاکیہ میں یہاں تک نوبت پہونچی کہ اُن کو یہودیوں سے علانیہ کہنا پڑا کہ ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سُنایا جائے لیکن چونکہ تم اس کو رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں " اعمال ۱۳: ۴۶ - جب یہودیوں نے کلام کو رد کیا تو غیر یہودی بڑی خوشی سے اُسے سننے اور اُس کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے ۔ ایمان لے آئے ۔ (اعمال ۱۳: ۴۸) اسی طرح ہر شہر میں ہوا ۔ پولوس اور برنباکی مشن کو کامیابی تو ملی ۔ پر یہ کامیابی عنقریب غیر یہودیوں ہی میں محدود رہی ۔ وہ انطاکیہ میں واپس آئے ۔

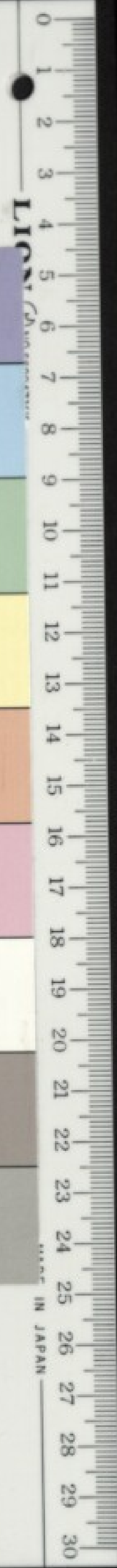
کشمکش اب تو یہودی اور غیر یہودی شاگردوں کے آپس کے رشتے کا کوئی صاف فیصلہ نہیں ہوا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں دونوں فریق خاموش رہے ۔ ہر ایک اپنے اپنے طریق پر چلتا تھا ۔ کوئی کسی کو چھیڑتا نہ تھا ۔ لیکن آخر وہ وقت آپہونچا جب اس امر کا فیصلہ ہو ۔ یہودی سمجھتے تھے کہ نجات فقط یہودیوں ہی میں محدود ہے ۔ یہودی مسیحی بھی اسی طرح خیال کرتے تھے کہ اگر غیر یہودی نجات چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ ختنہ کے ذریعہ سے عہد میں شریک ہو جائیں ۔ اگرچہ اُنہوں نے بپتسمہ کے ذریعہ سے کلیسیا کی شراکت حاصل کی تو بھی اُن کا ختنہ کرنا ضرور ہے ۔ یہودی مسیحی ایک اور خطرے کا بھی اندیشہ محسوس کرتے تھے یعنی اگر بغیر ختنہ لوگ کلیسیا میں شریک کئے جائیں تو اُن کی اپنی خاص قومی ہستی تھوڑے ہی دنوں میں معدوم ہو جائے گی ۔ ان دنوں انطاکیہ کی کلیسیا میں بلکہ کل سوریانی کلیسیا میں دو طرح کے سپاہی پائے جاتے تھے بعض تو یہودی طریق پر رہتے تھے ۔ کھانے پینے میں حرام و حلال کا امتیاز کرتے تھے ۔ فقط اس گوشت کو کھاتے تھے جسے یہودی قصاب نے ذبح کیا ہو اور دھونے دھلانے اور طہارت کے معاملے میں بڑے پابند تھے دوسرے غیر یہودی شاگرد غیر یہودی طریق پر رہتے تھے ۔ اور خاص کر سوئر اور گلا گھونٹی چیزوں کا گوشت کھاتے تھے جس سے یہودی مسیحی سخت نفرت رکھتے تھے یہودی مسیحی سمجھتے تھے کہ جس فریق کا شمار زیادہ ہوگا وہی دوسرے فریق کو نگل جائیگا ۔ اُنہوں نے دیکھا کہ سوریہ اور کلکیہ کی کلیسیاؤں میں یہودی اور غیر یہودی مسیحیوں کا بہت نزدیکی رشتہ ہے ۔ دونوں ایک ہی عقیدے کو مانتے ہیں ۔ ایک ہی دعا مانگتے ہیں ۔ ایک ہی سکرامنٹوں کو عمل میں لاتے ہیں اور ایک ہی جگہ عبادت کرتے ہیں ۔ اس یگانگت میں نفع زیادہ غیر یہودیوں کو ہے ۔ کیونکہ اُن کو موسوی شریعت کی ممانعت تکلیف دہ بندشوں سے آزادی ہے ۔ وہ جو چاہیں کھاتے ۔ جہاں چاہیں بیٹھتے اور زندگی کی عام باتوں میں بغیر پس و پیش شریک ہو سکتے ہیں ۔ اگر یہی حال قائم رہا تو تھوڑے ہی دنوں میں یہودی مسیحی بھی کہنے لگیں گے کہ ان ریت و رسم کی پابندی سے ہمیں کیا حاصل جس بھاری جوئے کو نہ ہمارے باپ دادے اُٹھا سکتے تھے اور نہ ہم اُٹھا سکتے ہیں ۔ اُس کو اپنی گردنوں میں رکھنے کی کیا ضرورت اگر غیر یہودی اس کے اُٹھائے بغیر نجات پا سکتے ہیں تو ہم بھی اُسکو اُٹھائے بغیر ہی نجات پا سکتے ۔ یہودی فریق نے اس اندیشہ کو پیشبینی سے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ نئی غیر یہودیوں کو کلیسیا کی شراکت میں لینے سے ہماری قومی ہستی بالکل جاتی رہیگی ۔ اور نہ ہی ہماری قومی امیدیں بر آوینگی ۔ اُنہوں نے دیکھا کہ اب تو جان پر آن پڑی ہے ۔ پس اپنے بچاؤ کے لئے دہائی مچائی کہ اگر موسیٰ کی رسم کے موافق تمہارا ختنہ نہ ہو تو تم نجات نہیں پا سکتے ۔ پولوس انہیں کی بابت لکھتا ہے کہ یہ چھپ کر داخل ہو گئے تھے ۔ اور چوری سے گھس آئے تھے تاکہ اس آزادی کو جو ہمیں مسیح یسوع میں حاصل ہے جاسوسوں کے طور پر دریافت کر کے ہمیں غلامی میں لائیں ۔ ان کے تابع رہنا ہم نے گھڑی بھر بھی منظور نہ کیا تاکہ خوشخبری کی سچائی تم میں قائم رہے ۔ گلتیوں ۲: ۴ - ۵ پس ختنہ کو نجات کی شرط قرار دینے سے پولوس اور برنبا شیر کی طرح گرج اُٹھے اور ان کیساتھ بہت تکرار اور بحث کرنے لگے اعمال ۱۵: ۲ آخر کلیسیا نے اس کے فیصلے کے لئے اس معاملہ کو یروشلم کے سپرد کیا ۔ یروشلم کے فیصلے سے انجیل کی عالمگیری یا موسوی شریعت سے قوموں کی کلیسیا کی آزادی تصدیق پاگئی ۔ آگے ہم اپنی تلاوت میں ان باتوں کو دیکھینگے (تلاوت اعمال میں پڑھئے) ۔ م ۔ قمر ۔ بی ۔ بی ۔ را ۔ ے ۔

غزل الغزلیات

باب چہارم

منظوم از تائب لودیانوی

توخوشرو ہے مری جانی حسین ہو نوجوانوں میں
تری آنکھیں کبوتر چشم سی ہیں چشم خانوں میں



تری یہ زلفیں بھی ان گوسپندوں کے ہیں جلقے سی
جو بیٹھی ہیں کوہ جلعاد کی اونچی چٹانوں میں
ترے دندان کو نسبت ہے اُن گلہ میشان سے
جو بچے دیتی ہیں خوش ہیں یا نہا کے سب مکانوں میں
دہن غنچہ ہے تیری سُرخیِ عارض کیا کہنا
بھرا انار جیسے نے جیسا نگ بھر تا ہے دانوں میں
تری گردن کی کچھ تعریف گر کیجئے تو ایسی ہے
کہ جیسے برج داؤدی کہ جڑا ہر سلاح خانوں میں
تری دو چھاتیاں آہو کے دو بچوں کی مانند ہیں
جو چرتے پھرتے ہیں اک جا یہ سوسن کے تھانوں میں
ڈھلیگا سایہ جب سورج چھپیگا جا کے ڈھونڈونگا
تجھے لبنان کے ٹیلے پہ مُر کے کوہستانوں میں
سراسر تو حسیں ہے اے جمیلہ عیب سے خالی
بیانِ وصف کیا ثاقب کرے نگیں بیانوں میں

غزلِ دیگر

مرے ہمراہ تو لبنان سے اُٹھ کے آ دلہن آ
یہی ہے آرزو میری یہی ہے مدعا میرا
امانہ و شنیر و کلّہ حرمون پہ چڑھ کر
تو شیروں اور چیتوں کے پہاڑوں پر نظر دوڑا
ترا جو عشق ہے اُسکا بیاں میں کر نہیں سکتا
مزہ جو تیری الفت میں ہے وہ مے میں نہیں ملتا
ترے عطروں کی بو ہے سارے خوشبوؤں سے بھی افضل
ٹپکتے ہیں لبوں سے تیرے قطرے شہد کے گویا
ترے گلشن میں ہیں اناں کے درختوں کا وہ عالم ہے
کہ ہر بوٹا پھلوں سے لد رہا ہے سارے گلشن کا
کہیں ہے دارچینی زعفران و بید مشک اسمیں
غرض خوشبو سے ہے گلشن ترا مہکا ہوا سارا
چمن ہے تاثب یہ اک منبع آبِ حیات اس کا
نظر آتا ہے اس چشمہ میں اک لبنان کا جھرنا

گناہ کی نسبت ہندو آریہ و مسیحی خیالات

گذشتہ سے پیوستہ

پھر ایک اور مسیحی عالم ڈاکٹر کینگ صاحب مرحوم اپنی کتاب موازنۂ مذاہب میں گناہ کی نسبت یوں فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کے عقیدہ کے مطابق گناہ خدا کی ظاہر شدہ مرضی کے خلاف کرنے کو کہتے ہیں۔ لیکن اس اصول کے مطابق اہل ہنود کے عقیدہ کے بموجب گناہ کا وجود ہی اس دُنیا میں نہیں ہے۔ کیونکہ صحیح اعتقاد ہندو خُدا کی شخصیت کی نسبت نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ اُس کی شخصیت کے قائل نہیں۔ اور جب کوئی شخصیت رکھنے والا خُدا ہی نہیں ہے تو مسیحیوں کے عقیدہ کے بموجب گناہ ہے ہی نہیں۔ کیونکہ گناہ کسی شخصی مرضی کے خلاف ہوتا ہے۔ دوسرا سبب ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ کرتا وہی ہے یعنی خُدا۔ پس گناہ محض دھوکا پایا ہے۔ اور میں جو ظاہرا فاعل ہوں دراصل فاعل نہیں ہوں۔ (موازنۂ مذاہب رومن اردو صفحہ ۲۷) ہمارے ہندو بھائی خیال کرینگے کہ میں نے عیسائیوں کے اقوال پیش کئے اور کیا عجب ہے کہ یہ مسیحیوں کی بناوٹ ہو۔ لہذا اب میں آپ کے روبرو سوامی ویویکانند صاحب کی کتاب سے جنہوں نے امریکہ کے شہر شکاگو کی مذہبی پارلیمنٹ میں درس سنایا۔ ایک اقتباس پیش کرتا ہوں چنانچہ وہ اپنے لکچر مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ جات ۱۰ و ۱۱ میں یوں فرماتے ہیں "اے غیر فانی خوشی کے فرزند وہ کیا ہی شیریں اور امید سے بھرا ہوا نام ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو بھائی کہہ کر پکاروں۔ اس شیریں نام سے اے غیر فانی خوشی کے وارثو۔ ہندو آپ کو گنہگار سے انکار کرتا ہے۔ آپ تو خدا کے فرزند ہیں۔ اور غیر فانی خوشی میں حصہ دار ہیں۔ اور پاک اور کامل وجود ہیں۔ اس زمین پر آپ خدا ہیں۔ کیا گنہگار ہیں؟ یہ گناہ ہے۔ جب کوئی انسان کو گنہگار کہے۔ یہ انسانوں کی ذات پر تہمت یا بہتان لگانا ہے۔ آؤ اور جیو۔ اور اس دھوکہ کو دور پھینک دو کہ تم بھیڑیں ہو نہیں تم غیر فانی ہو۔ آزاد روح۔ مبارک اور ابدی تم مادہ نہیں ہو۔ تم اجسام نہیں ہو۔ مادہ تمہارا غلام ہے۔ نہ تم مادہ کے غلام نہیں ہو" پس اب آپ کو اس اقتباس سے معلوم ہو گیا کہ یہ مسیحیوں کی گھڑ ہنت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے پنڈت اور عالموں کا بھی یہی خیال ہے۔ چنانچہ ویدانت مذہب کے نامی گرامی عالم شنکر اچاریہ کا بھی اس سے ملتا ہوا خیال ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اخلاقی افعال بھی قابل پسند نہیں ہیں اور نہ اخلاقی کاموں میں ترقی کرنا ہے۔ مکتی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ کل اخلاقی ترقیاں گناہوں کا ترک کرنا اور نیکیوں کا حاصل کرنا ہے۔ لہذا دونوں نجات کے لئے مفید نہیں ہیں۔ کیونکہ دونوں بھلے اور برے کاموں کے لئے جنم لینا پڑیگا۔

پھر تیار س کی تیار شدہ کتاب جسکا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں اس کے صفحہ ۸ سو میں چھندوگیہ اپنشد سے ایک منتر پیش کیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا محدود و مطلق۔ ازلی۔ غیر تبدیل۔ تمام و لپور اوہ ہے۔ جو بغیر گنوں یعنی بلا کسی صفات کے ہے۔ نہ اُس کا کوئی نام

اور نہ اس کی کوئی صورت ہے بلکہ نرگنٹر پرمیشر ہے اور جب یہ نرگنٹر پرمیشر اپنے کو ظاہر کرتا ہے یعنی سرگنٹر بنتا ہے تو سب چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں"۔ پھر اس انگریزی کتاب میں جسکا حوالہ اوپر پیش کیا گیا ہے۔ یوں لکھا ہے کہ جس طرح سے کڑی اپنا جالا اوگلتی ہے اور پھر نگل لیتی ہے اور جس طرح سے سبزی زمین سے اُگتی ہے۔ اور جس طرح سے کہ آدمی کے سر اور بدن سے بال نکلتے ہیں اُسی طرح سے غیرفانی خدا سے دنیا نکلتی ہے (صفحہ ۳۶) اب ہندو مذہب کے دونوں پہلوؤں پر جسکا ابھی اوپر ذکر کیا گیا چند باتیں قابل اعتراض نظر آتی ہیں۔ (۱) نرگنٹر خیال دنیا کی تشبیہ سے خلاف عقل نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایسی کوئی شے نظر نہیں آتی جس میں کسی طرح کا گنٹر پایا نہ جاوے (۲) اگر کسی چیز میں گنٹر نہوں تو پھر اس سے گنٹر آپ سے آپ بغیر امداد بیرونی کیونکر نکل سکتے ہیں (۳) بفرض محال وہ صفات وگنٹر لیکے سگن بن گیا۔ اور کامل اور پاک ذات بھی ٹھہرا، تو گناہ نے اُس کی ذات میں انسان بن کر کیونکر دخل پایا (۴) اس کا کیا سبب ہے کہ وہ آپ ہی اپنی ذات وصفات کے ٹکڑے اور حصّے بناوے۔ اور پھر آپ ہی اپنی حکمت کرے یا کراوے۔ اور اُن سارے حصّوں کو اپنی ذات میں سے نئے کرے۔ یا ملا لیوے۔ اور اس طور پر ازل سے ابد تک یہ تماشہ کرتا رہے کہ کبھی اپنے حصے کرے اور گناہ میں گرفتار ہو جاوے اور پھر گیان دھیان کرکے اپنی ذات میں ملا لیوے (۵) اور جب پھر انسان بنے تو اس کو اپنی ذات وصفات کا علم بھی نہ رہے۔ بلکہ گیان کے وسیلے سے پھر آپ کو پہچان سکے۔ اور وہ کون سی چیز ہے جو اُس کو اُس کے سیلف کانشنس نیس کو بھلا دیتی ہے (۶) پھر نرگنٹر پرمیشر کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ سرگنٹر بنے۔ کیا اُس کو اپنا تماشا بنانا پسند آتا ہے۔ اور ایسا تماشا کہ وہ انسان بنکر چوری۔ جھوٹ دغابازی۔ ظلم۔ کفر قتل۔ زناکاری اور ریاکاری اور ہر طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو کر مختلف جونوں کو بھوگا کرے (۷) کیا اس میں اُس کی پاکیزگی اور دیگر نیک صفات میں بٹہ نہیں آتا ہے۔ اور پھر کیونکر ہم کو اس امر کا یقین ہو کہ یہ خدا پاک وکامل خدا ہے۔ اور اُس کی پرستش ہم پر لازم ہے (۸) اور اُس خدا کی پرستش سے ہم نیک بن سکتے ہیں۔ جبکہ وہ آپ ہی سرگنٹر بن کر اپنی ذات وصفات میں ہر طرح کے گناہ و خرابی کو آنے دیتا ہے۔ (۹) اور پھر جب ہم بھی خدا کے حصّہ ہو کر خدا ٹھہرے۔ تو پھر ہم کیوں اس کی پرستش کریں۔ اور اب گناہ کہاں رہا۔ اور گناہ کس کو کہیں۔ بس اس ہندو خیال سے گناہ کی نسبت ہندو مذہب سے کچھ پتا گناہ کا نہیں لگتا

راقم۔ پادری جے مکلین عرف غلام مسیح
ازمین پوری

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں!

تسلیم۔ بندہ کو امید قوی ہے کہ آپ مندرجہ ذیل مضامین کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ممنون ومشکور فرماوینگے۔ ان دنوں ہمارے شہر فرخ آباد میں یہ جلسے خاص طور پر ہوئے۔ یعنی بشارتی مہم اور بشارتی جلسے (گوسپل میٹنگیں)۔ ۷ فروری سنہ رواں سے بشارتی مہم کا آغاز ہوا اور ہر مرد وزن معہ لڑکے لڑکیوں کے ۲۰ فروری تک کوشاں رہے۔ ترتیب وقتی یوں تھی۔ کہ سب لوگ ہر روز شام کو ۴ بجے ڈاکٹر میڈی کے بنگلہ پر حاضر ہو جاتے تھے۔ صاحب موصوف دو غول بناتے تھے۔ ایک فرخ آباد کے لئے اور دوسرا فتح گڑھ کے لئے کچھ لوگ طرح طرح کی سواریوں پر اور کچھ لوگ پیدل اپنے اپنے کام پر روانہ ہوتے تھے۔ مسیحیوں کا یہ اجتماع بھی کسی عیسائی میلے سے کم نہ تھا۔ صاحب بہادر اپنی ہوا گاڑی کے پیچھے ایک ٹانگا لگا دیتے تھے۔ جس میں اسکول اور کارخانہ کے لڑکے بیٹھتے۔ مگر وہی جو بینڈ بجاتے اور گاتے تھے۔ پہلے دن شہر کے تمام لوگ حیران ہو گئے کہ یہ عیسائی لوگ کیا کرنے کو آئے ہیں۔ جگہ بجگہ سب لوگ ٹھہر ٹھہر کر گاتے اور بجاتے بعد کو واعظین میں سے ایک کھڑا ہو کر منادی کرتا تھا۔ ہر مقام پر سینکڑوں کا شمار۔ بلکہ بعض جگہ تو ہزار سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ اور شکر خدا کا یہ ہے کہ کوئی چوں چرا نہیں کرتا تھا۔ بلکہ سنجیدگی کیساتھ سنتے تھے۔ اور لوگوں کے چہرہ کی طرف دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ واعظ کی کوئی بات اُن کے دل پر اثر کر گئی ہے واعظین میں سے خاص خاص لوگ سوامی سندرسنگھ۔ نواب زادہ میر حسن ڈاکٹر سی۔ ایچ میڈی۔ پادری جے۔ این فورمین۔ مولانا ایس۔ ایم پال فرخ آباد مشن ہائی سکول کے ہیڈ مولوی۔ پادری جوالا سنگھ صاحب لکھنؤ اور پادری بھکاری لعل پاسٹر فرخ آباد صدر کلیسیا تھے۔ علاوہ ان اصحاب کے ہمارے ہائی اسکول کے تمام اُستاد معہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے خدمت میں شریک تھے۔ لڑکیاں کماگنج تک پیدل گئیں جو یہاں سے ۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ شام کو ۷ بجے لوٹ کر کبھی رکھا اور کبھی بڑھیوں کے گرجا گھر میں خدا کا شکر کرتے تھے۔

تبشیری جلسے۔ جو کہ ۲۳ فروری سے فرخ آباد کے بڑے گرجے گھر میں شروع ہوئے اور مہینے کے آخر تک رہے۔ یہ اپنی قسم کا تیسرا جلسہ ہے۔ ایسے جلسہ کا خیال مسیحیوں کے دل میں جناب ڈاکٹر پی۔ کے مکرجی اسسٹنٹ سرجن فرخ آباد کی سعی اور کوشش سے آیا۔ صاحب موصوف گو سرکاری ملازم ہیں لیکن مسیح کی خدمت اپنے ذمہ ایسی ہی سمجھتے ہیں جیسی کہ کوئی انجیلی خادم۔ ڈاکٹر ہینڈی نے اُن کے خیال کی تائید اور مدد کی۔ خدا کرے کہ تمام ہندوستانی مسیحی جو سرکاری ملازم ہیں آپ کا نمونہ اختیار کریں اور اپنے منجی کی خدمت کے لیے کسی چیز کو دریغ نہ کریں۔ ان جلسوں کا وقت ۶ بجے سے ۹ بجے رات تک کا تھا۔ روزانہ شمار ہندو و مسلمانوں کا پانچسو سے لیکر آٹھ سو تک کا تھا۔ پہلے ڈیڑھ گھنٹے مسیحی علما میں سے ایک لکچر دیتا تھا۔ اور بعد کو جیسا ہم نے اشتہار میں چھاپ دیا تھا۔ اہل ہنود و اہل اسلام کو گفت و شنود کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اور بہت ہی دوستانہ طریقہ سے اُن کے سوالوں کے جوابات خاطر خواہ دیئے گئے۔ مندرجہ ذیل اصحاب لکچرار تھے۔ ڈاکٹر سی۔ ایچ ہینڈی۔ مضمون گناہ کی حقیقت۔ پادری جوالا سنگھ صاحب لکھنوی۔ مضمون ابدی قربانی۔ نجات۔ مولانا ایس۔ ایم پال ہیڈ مولوی مشن ہائی سکول فرخ آباد۔ مضمون۔ دنیا کے مذاہب میں اگر کوئی عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے تو وہ مسیحی مذہب ہے۔ نواب زادہ میر حسن۔ مضمون۔ ہم مسیحی کیوں ہوئے۔ پادری بھکاری لعل صاحب پاسٹر صدر کلیسیا فرخ آباد۔ مضمون خداوند مسیح کی [illegible]۔ تمام لوگوں پر خواہ فرخ آباد کے خواہ فتح گڈھ کے ایک عجیب مردنی سی چھا گئی ہے۔ اور وہ لوگ بھی واقف ہو گئے کہ مسیحی مذہب تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ یہ بات تمام ہنود و اسلام کے علما پر جب سے مسیحی مذہب ہند میں آیا روشن تھی۔ لیکن ان جلسوں سے اُن لوگوں کو بہت فائدہ ہوا جو کسی نہ کسی وجہ سے مسیحی مذہب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے تھے۔ آجکل ایک عجیب ہلچل مچی ہوئی ہے۔ کہ اگر کوئی مسیحی کسی طرف نکلتا ہے تو لوگ بہت عزت سے اُسے بٹھاتے اور مذہبی گفتگو چھیڑ دیتے ہیں۔ اب ہماری ناظرین نور افشاں سے التجا ہے کہ آپ لوگ اپنی دعاؤں میں خدا کے کلام کو جو فرخ آباد میں بویا گیا ہے۔ نہ بھولیں اور خدا کرے کہ جن لوگوں کے دل میں ہے وہ جلد خداوند مسیح کیطرف رجوع لائیں اور نجات ابدی کے وارث ہوں جیسے ہم ہوئے ہیں۔ کاشکہ خداوند مسیح کا نام سارے ہندوستان میں بلند و بالا ہو جیسے فرخ آباد میں ہوا اور خدا جلد اپنے کلام کو موثر کرے۔ آمین۔

برادران اہل اسلام کیطرف سے ایک وکیل بنام تاج محمد نے مناظرہ میں آمادہ ہو کر یہ مضمون پیش کیا۔ (متی ۹: ۲۴) کہ لڑکی مر گئی تھی لیکن حضرت عیسیٰ جھوٹ بولے اور اپنے حواریوں کو جھوٹ بولنا سکھلایا کہ لڑکی مری نہیں ہے بلکہ سوتی ہے۔ ہمارے علما نے اس اعتراض کو اس صفائی سے رفع کیا کہ تمام اہل اسلام کے دل چھد گئے ....

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . . . خدا کرے کہ تمام ہندو و مسلمان اس لاجواب نمونہ کی پیروی کریں۔ آمین۔

راقم۔ خاکسار۔ متھرا پرشاد۔ مصرا۔ بڑھیپورہ بورڈنگ اسکول فتح گڈھ۔

مرقعہ تثلیث

ناظرین! کتاب مرقعہ تثلیث مصنفہ شاہزادہ سید امیر حسن میرزا زیر طبع ہے۔ اُمید ہے کہ بہت جلد شایع ہو جائیگی۔ یہ کتاب اس مضمون کی پہلی لاثانی کتاب ہے جس میں جملہ مذاہب ہند سے مسئلہ تثلیث نہایت سلیس عبارت میں ثابت کیا گیا ہے۔ فی الواقع شاہزادہ صاحب نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ وہ معمہ جسکے حل کرنے میں ہزاروں فیلسوفوں اور عالموں کے ناخن تدبیر گِس گئے اس آسان صورت میں ہر مذہب اور نیز عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ہر مرد خدا کی روح وجد میں آکر شاہزادہ صاحب کے اوپر دعا پڑھتی ہوئے حماک اللہ عن شر النوائب

جزاک اللہ فی الدارین خیرا

ہر مسیحی کو عموماً اور مناد کو خصوصاً اسکا مطالعہ فرض ہے تاکہ وہ اپنے غیر قوم مخالفین کو یہ مسئلہ سمجھا سکیں۔ یہ کتاب روشن اردو میں ہے جسکی قیمت فی جلد ۳ رکھی گئی ہے محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ذیل کے پتہ پر آرڈر میں جلد روانہ فرمائیگا ورنہ طبع دیگر کا انتظار کرنا پڑیگا۔ نیز شاہزادہ صاحب کے مسیحی ہونیکا بیان اور اسکے متعلق خفیہ تکلیفات کا ذکر ایک ہینڈ بل کی صورت میں مسٹر ایم ڈبلیو برانچ منیجر کمرشیل ڈیپارٹمنٹ ریڈ کرسچن کالج لکھنو نے شایع کیا ہے جسکی قیمت فی جلد ایک پیسہ ہوگی۔ یہ کتاب مسیحیوں اور غیر مسیحیوں ہر دو کیلئے از حد موثر اور مفید ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ اسکی نسبت بھی ایک نوٹس شایع کرینگے

[illegible]

اشتہار

کل مسیحی بھائیوں اور بہنوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جناب شاہزادہ سید لمبیجن مرزا سے جو کچھ دریافت کرنا ہو یا خط و کتابت کرنیکی خواہش کسی جلسہ میں دعوت دیجائے تو بہتر ہے کہ پتہ ذیل کی معرفت لکھیں کیونکہ تمام خطوط انکے بہتری جگہ پھر کر انکو دیر میں ملتے ہیں۔ لہذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ جتنے خطوط یہاں آئیں اور آسانی انکے پاس پہنچا دیئے جائیں اس خدمت کا اعزاز خاکسار کو حاصل ہے۔ اس پر غور کرتے ہوئے کام کریں تو باسانی لوگوں کا مدعا بر آئیگا۔

کالون سنگھ جنی کرسچن کالج۔ لکھنؤ۔

اطلاع

سہارنپور کلیسیا کی مشن کیطرف سے لودیانہ پریسبٹری کے شرکا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ خوراک اور رہائش کا معقول انتظام کیا گیا ہے اور کل اخراجات کیواسطے صرف موزی ۱۲ روپیہ وصول کیا جائیگا۔ پریسبٹری کے شرکا سے درخواست ہے کہ اپنے یہاں پہنچنے اور کھانیکے وقت سے ہمکو مطلع فرمائیں جو صاحب ایسا نہ کرینگے انکے کھانیکا کچھ انتظام نہ کیا جائیگا۔ المشتہر۔

اے لٹھاگر واس ایلڈر۔ مشن احاطہ سہارنپور

اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ سالانہ جلسہ سہارنپور میں بتاریخ ۳ اپریل سن حال بروز سہ شنبہ ۸ بجے صبح منعقد ہوگا۔

پی سی اپلی سنٹنڈ کلارک لودیانہ پریسبٹری انبالہ چھاؤنی

ضرورت

ٹائپ رائٹنگ۔ شارٹ ہینڈ۔ بک کیپنگ اور ریڈ رائٹنگ سکھانیکے لئے ایک کمرشل ٹیچر کی فوراً ضرورت ہے۔ پرنسپل مشن ہائی سکول۔

ڈیرہ اسمعیل خان سے درخواست کرو۔

برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اسکے متعلق وسیع اور بہوا بورڈنگ ہوس جو بنا ہے اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعت کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل برنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۵ء سے حصہ لوئر پرایمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہوگیا ہے شرح خوراک معہ فیس طالب علم ۳ ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں لعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کشیدہ کاری اور بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے ا۔ ۵ کرونول لعہ سے عہ ۵ روپیہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ "	[illegible]
غیر ممالک سے " "	[illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک کیلئے فی سطر ۵ لکیر دینے سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمعیل خانصاحب۔

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں سونے کے قدر پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ آنہ مع زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۷ خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی نمونہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور دیگر خبریں کرسچن ایڈیٹوریل مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران لیا جاتا ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جمنا روڈ الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داس براورز چھپا۔